99630- بالغ نوجوان لڑکیوں کے ترانے اور نظمیں واشعار پڑھنا

سوال

کیا چودہ برس اوراس سے زائد عمر کی لڑکی کے لیے بچوں کے لیے نظمیں اور ترانے پڑھنے جائز ہیں ؟

پسندیدہ جواب

بالغ لڑکی وغیرہ کے لیے چھوٹے بچوں
کے ترانے اور نغمے پڑھنے میں کوئی حرج نہیں، کیونکہ عادات میں اصل اباحت ہے، نہ تو
اس میں کوئی نہی وارد ہے، بلکہ اس میں مصلحت و منفعت پائی جاتی ہے کہ ان نظموں اور
ترانوں کا بچے کی دیکھ بھال اور تربیت پر بہت زیادہ اثر ہوتا ہے، کہ بچے کو وہ محبت
ورحمدلی پیدا کرتے ہیں جس کی بچے کو ضرورت ہوتی ہے اسی طرح ان نظم اور ترانے کے
کلمات کا بھی اسکی شخصیت اور نفس میں ایک بہت اچھا اثر پڑتا ہے.

ان کے ذریعہ بچے کے ذہن میں شجاعت و
بہادری، اور خوداعتمادی کو جاگزیں کیا جاسکتا ہے، اوراس کے دل میں امید اور نجات
اور کام کرنے پر متوجہ ہونا، اور صلاح و خیر کی خصلتیں پیدا کی جاسکتی ہیں، لیکن
یہ سب کچھ اس وقت ہوگا جب عورت بچوں کے لیے تیار کردہ نظموں اور ترانوں میں اچھے
کلمات اختیار کرے.

اصل میں اس طرح کے اشعار گانے میں
کوئی خرابی نہیں، اور جب عورت اپنی ظاہری زینت ایسے بچے کے لیے ظاہر کرسکتی ہے جسے
عورت کے ستر والی اشیاء کا علم نہیں، اور وہ اس کا ادراک نہیں رکھتا، تو پھر اس کا
اپنی آواز میں بچوں کے لیے نظمیں اور ترانے پڑھنا بالاولی جائز ہے.

اور فقھاء کرام کے بیان میں اس کے
قریب ہی کچھ کلام ملتی ہے :

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ مباح غناء کو
شمار کرتے ہوئے کہتے ہیں :

"اور اس میں عورت کا اپنی گود میں
موجود بچے کو چپ کرانے اور بہلانے کے لیے گانا بھی شامل ہے" انتہی.

دیکھیں: فتح الباری (538/10).

اور شافعی فقہاء میں سے اذرعی کا
کہنا ہے:

"اور کسی مشکل اور بھاری کام کرنے
کی کوشش کے وقت جو عادت بن چکی ہے: جیسا کہ عرب بدوؤں کا اونٹ ہانکتے وقت حدی خوانی
کرنا اور اشعار پڑھنا، اور عورتوں کا اپنے چھوٹے بچوں کو بہلانے کے لیے گانا تو اس
کے جواز میں کوئی شک نہیں، بلکہ جب وہ چلنے اور خیر و بھلائی میں اور چستی پیدا کرے
تو یہ مندوب ہوگا، مثلا حج اور جہاد میں جاتے ہوئے حدی خوانی کرنا اور اشعار پڑھ
کر اونٹ بھگانا، اور جو بعض صحابہ سے وارد ہے اسے بھی اس پر محمول کیا جائیگا"
انتہی

ماخوذ از: تحفۃ المحتاج (219/10
).

لیکن یہاں بعض شروط اور اصول و ضوابط
کا خیال کرنا ہوگا جو مندرجہ بالا بیان میں بیان ہوئے ہیں:

1- یہ اشعار اور نظمیں اور ترانے
گانے بجانے کے آلات موسیقی سے خالی ہوں، کیونکہ یہ سب آلات حرام ہیں، اور اسے سننا
اور اس موسیقی والے نغمات پر بچوں کی تربیت کرنا اور گانا جائز نہیں.

موسیقی کی حرمت کے متعلق تفصیل آپ
درج ذیل سوالات کے جوابات میں دیکھ سکتے ہیں:

سوال نمبر (
5000) اور (
5011) اور (
43736) اور (
96219).

2–اور کسی بھی بالغ اور نوجوان
لڑکی کے لیے غیر محرم مردوں کی موجودگی میں گانے گانا، یا بچوں کے لیے اشعار اور
نظمیں اور ترانے پڑھنا جائز نہیں، تو پھر اسے مختلف قسم کے ایجاد کردہ آلات پر
ریکارڈ کرانا اور اسے عامۃ الناس میں نشر کرنا اور پھیلانا کیسے جائز ہوگا، اس لیے
کہ اگر بچوں کے لیے عورت کی آواز میں نظمیں وغیرہ سننا جائز ہیں، تو غیر محرم مردوں
کے لیے اسے سننا جائز نہیں، اور نہ ہی کسی عورت کو اس کے متعلق تساہل سے کام لینا
چاہیے، اس لیے کہ اللہ سبحانہ و تعالی نے سب سے بہتر اور عفت و عصمت کی مالک بیویوں
جو کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں ہیں انہیں کلام میں نرم لہجہ اختیار
کرنے سے منع کرتے ہوئے فرمایا ہے :

**.{اے نبی کی بیویو تم عام عورتوں کی
طرح نہیں، اگر تم پرہیزگاری اختیار کرو تو کلام میں نرم لہجہ اختیار مت کرو، کیونکہ
جس کے دل میں بیماری اور روگ ہے وہ طمع کریگا، ہاں قاعدہ کے مطابق اچھی اور بہتر
بات کرو}**.الاحزاب (32).

اور جب ہم یہ دیکھتے اور یاد کرتے
ہیں کہ کلام میں نرمی اختیار کرنے کی یہ ممانعت اس دور میں تھی جو رسولوں کے بعد سب
سے بہتر ترین انسانوں کا دور تھا، یعنی صحابہ کرام کے دور میں، تو ہمارے اس دور میں
اس کا حکم کیا ہوگا جس میں فتنہ و فساد اور انحراف بہت زیادہ بڑھ چکا ہے.

امام قرطبی رحمہ اللہ اس کی تفسیر
میں کہتے ہیں :

"یعنی کلام میں نرمی اختیار نہ
کریں، اللہ تعالی نے انہیں حکم دیا ہے کہ ان کی بات میں سختی ہو، اور کلام میں
فیصلہ کن ہو، اور اس طرح کلام نہ کی جائے کہ اس میں نرمی ہونے کی وجہ سے دل میں
تعلق پیدا ہو جائے، جیسا کہ عرب کی عورتوں کا مردوں کے ساتھ کلام کرنے میں نرمی
اختیار کرنے کا حال تھا، جس طرح غلط قسم کی عورتیں لہک لہک کر کلام کرتی ہیں.

تو اللہ سبحانہ و تعالی نے انہیں اس
طرح کی کلام کرنے سے منع کر دیا.

قولہ تعالی :.{اور تم قاعدہ کے مطابق
اچھی بات کرو}..

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کہتے
ہیں :

اللہ تعالی نے انہیں حکم دیا ہے کہ
وہ نیکی کا حکم دیں، اور برائی سے منع کریں، اور عورت اجنبی مردوں سے کلام کرتے وقت
سختی اختیار کریں، اور اسی طرح سسرالی رشتہ دار مردوں سے کلام میں بھی عورت کو سخت
لہجہ رکھنا چاہیے اور آواز بھی بلند نہ ہو، کیونکہ عورت کو آواز پست رکھنے کا حکم
دیا گیا ہے.

تو اجمالی طور پر قول معروف یہ ہوا :
وہ صحیح بات جو شریعت کے مخالف نہ ہو، اور نہ ہی نفس اس کا انکار کرتے ہوں" انتہی.

دیکھیں : الجامع لاحکام القرآن (14/
177).

اور آپ سوال نمبر (
11563) کے جواب کا بھی مطالعہ ضرور
کریں.

تو اس طرح یہ ثابت ہوتا ہے کہ آج کل
کچھ ٹی چینل جو گانے اور ترانے نوجوان لڑکیوں کی آوازمیں اس خیال سے نشر کر رہے
ہیں کہ یہ بچوں کے لیے ہیں، یہ سب کچھ غلط ہے صحیح نہیں، کیونکہ اسطرح کی اشیاء پیش
کرنا اسے سننے اور اس کی خوبصورت سریلی آواز سے فتنہ کی دعوت دینا ہے، اور پھر اس
میں ان اصول و ضوابط سے بھی نکلنا ہے جو اوپر بیان ہوئے ہیں، اس لیے جو لوگ بھی اس
طرح کے کام کر رہے ہیں، ان کے لیے اس طرح کی نظمیں وغیرہ نشر کرنا، یا فروخت کرنا،
یا کسی بالغ لڑکی کی آواز میں ریکارڈ شدہ کیسٹ جاری کرنا جائز نہیں اگر تو یہ
اشعار اور نظم کے کلمات اچھے اور صحیح ہوں کیونکہ اس میں اللہ تعالی کے اس حکم کی
مخالفت ہے جس میں عورت کو اپنی آواز نرم اختیار نہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے، اور
گانے اور سر لگانے سے بڑی نرمی اور کیا ہو سکتی ہے کیونکہ یہ تو آواز کو لہکانا،

اور سر لگانا اور کلمات کو باریک کرنا ہے اور ہر سننے والے کے دل پر اثر کرنے کے لیے یہی کافی ہے۔

اور غالبا یہی تساہل اور سستی بہت خطرناک ثابت ہو سکتی ہے اور پھر بالغ مردوں کے لیے بھی گانے میں منتقل ہو گا، اور پھر یہی نہیں بلکہ ان کی موجودگی میں بھی گایا جائیگا!!

یہاں ہم ایک اور چیز کی طرف بھی اشارہ کرنا چاہتے ہیں کہ ہم نے جو یہ بیان کیا ہے کہ بچوں کے سامنے اس کے ستر میں کچھ تخفیف ہے تو یہ صرف اس بچے کے سامنے ہے جسے ابھی عورت کے متعلق کسی چیز کا علم نہیں، اور وہ عورت کی فتنہ والی اشیاء میں تمیز نہیں کر سکتا، اور نہ ہی وہ ان اشیاء کی طرف متنبہ ہوتا ہے، جیسا کہ اللہ تعالی نے ان بچوں کا وصف بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے :

.{یا وہ بچے جو عورتوں کے پردے کی باتوں سے مطلع نہیں}. النور (31).

شیخ ابن سعدی رحمہ اللہ اس کی تفسیر میں کہتے ہیں :

" یعنی : وہ بچے جو ابھی تمیز کی عمر کو نہیں پہنچے، ان کا اجنبی عورتوں کو دیکھنا جائز ہے، اور اللہ تعالی نے یہاں اس کی علت یہ بیان فرمائی ہے کہ وہ بچے عورتوں کے پردہ والی اشیاء پر مطلع نہیں، یعنی انہیں ان اشیاء کا علم نہ ہو، اور نہ ہی ان میں ابھی کوئی شہوت پائی جاتی ہو جو اس کی دلیل ہے کہ جو بچہ ان اشیاء میں تمیز کر سکتا ہو اس سے عورت پردہ کریگی، کیونکہ وہ بچہ عورت کی پردہ والی اشیاء کو جانتا ہے اور اس پر وہ اشیاء ظاہر ہیں " انتہی .

دیکھیں : تفسیر السعدی (566).

اور " احکام القرآن " میں ابن العربی کہتے ہیں :

" چہرہ اور ہاتھ کے علاوہ باقی پردہ کے وجوب میں اختلاف ہے اور اس میں دو قول ہیں :

پہلا قول: لازم نہیں.

دوسرا قول: لازم ہے، کیونکہ وہ بچہ
ہوسکتا ہے اسے شہوت آئے، اور وہ عورت بھی اسے چاہے؛ اور اگر وہ عمر بلوغت کے قریب
ہو تو وہ بالغ کے حکم میں ہے، اور اس سے پردہ کرنا واجب ہوگا " انتہی.

دیکھیں: احکام القرآن (1375/3).

اس طرح کے باتیں کرنے والے کمزور قسم
کے عذر اور دلائل پیش کرتے ہیں:

کچھ لوگ تو یہ کہتے ہیں کہ: کیا نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں عید کے روز چھوٹی بچیاں اشعار نہیں گا رہی تھیں
؟

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور
ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ نے انہیں گانے کی اجازت دی اور انہیں کرتے رہنے دیا؟

تو اس کا جواب یہ ہے کہ:

حق تو یہی ہے کہ حق پیروی کی جائے،
اور ہماری شریعت میں نوجوان اور بالغ لڑکیوں کو اپنی زیب و زینت اور پر فتن اشیاء
لوگوں کے سامنے ظاہر کرنے کی ممانعت کی گئی ہے، اور اس میں سریلی اور باریک اور نرم
آواز بھی شامل ہوتی ہے.

اور آپ نے جو حدیث ذکر کی ہے وہ حدیث
صحیح ہے، اور اسے امام بخاری اور امام مسلم نے صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں ام
المومنین عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت کیا ہے، وہ بیان کرتی ہیں:

"میرے پاس ابو بکر رضی اللہ تعالی
عنہ آئے تو گھر میں میرے پاس انصار کی دو بچیاں وہ اشعار گا رہی تھیں، جو انصار نے
یوم بعاث کے متعلق آپس میں کہے تھے، عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ وہ
دونوں بچیاں گانے والی نہیں تھیں، تو ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ کہنے لگے: کیا

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں شیطان کی آواز؟ اور یہ عید کا روز تھا، تو
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

اے ابو بکر ہر قوم کا عید کا تہوار
ہوتا ہے، اور ہماری یہ عید ہے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (987) صحیح
مسلم حدیث نمبر (892)

مگر یہ ہے کہ علماء کرام اس کی شرح
میں کہتے ہیں، یہ دونوں بچیاں ابھی چھوٹی اور نابالغ تھیں، تو یہ مکلف نہیں تھیں.

قرطبی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"جاریہ عورتوں اسی طرح ہے جس طرح
مردوں میں غلام یعنی بچہ ہے اور ان دونوں کو یہ نام اس وقت دیا جاتا ہے جب وہ ابھی
بلوغت سے کم عمر میں ہوں" انتہی.

دیکھیں : المفھم لما اشکل من صحیح
مسلم (10/8).

اور علامہ ابن قیم رحمہ اللہ کہتے
ہیں :

"تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ کا گانے کو شیطانی آواز اور مزمار الشیطان قرار دینے
کا اعتراف کیا ہے اس کا انکار نہیں کیا، اور انہیں وہ اشعار پڑھتے رہنے دیا کیونکہ
وہ دونوں بچیاں مکلف نہ تھیں، اور وہ ان اشعار کو گا رہی تھیں جو اعراب نے یوم
بعاث میں بہادری و شجاعت اور لڑائی کے متعلق کہے تھے، اور دن عید کا تھا.

تو شیطانی گروہ نے اس میں وسعت پیدا
کر کے اسے خوبصورت اور اجنبی عورت کی آواز تک پہنچا دیا، یا پھر اس میں اس بچے کو
بھی شامل کر لیا جو ابھی نابالغ ہے اور اس کی آواز فتنہ ساز ہے، اور اس کی شکل بھی
فتنہ ساز، اور وہ اشعار بھی وہ گاتے ہیں جس میں فسق و فجور اور زنا اور شراب نوشی

کی دعوت دے، اور اس کے ساتھ آلات موسیقی بھی استعمال کیے جاتے ہیں جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی ایک احادیث میں حرام کیے ہیں.

اور پھر اسی پر بس نہیں بلکہ اس میں
تالی بجانا اور رقص بھی ہوتا ہے، اور یہ وہ غلط اور بری شکل اور ہئیت ہے جو کسی بھی شریعت میں صحیح نہیں اسے کسی نے بھی حلال نہیں کیا، چہ جائیکہ اہل علم اور ایمان اسے حلال کہیں، اور وہ اس میں ان نابالغ اور غیر مکلف بچیوں کے اشعار پڑھنے کو دلیل بنائیں جو انہوں نے شجاعت و بہادری کے اشعار عید کے روز پڑھے تھے، اس میں نا تو کوئی بانسری تھی، اور نہ ہی دف، نہ تو کوئی رقص و ناچ تھا اور نہ ہی تالی و بھنگڑا.

تو اس طرح یہ لوگ ایک صریح اور واضح
اور محکم اس متشابہ کے ساتھ ترک کر رہے ہیں، اور ہر باطل قسم کے شخص کی حالت یہی ہوتی ہے، جی ہاں ہم اس طرح کی چیز کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں تھی ہم اسے نہ تو حرام کرتے ہیں، اور نہ ہی اس کا انکار کرتے ہیں، لیکن شرط یہ ہے کہ وہ بعنیہ اسی طریقہ پر ہو، بلکہ ہم تو اسے حرام کہتے ہیں بلکہ سب اہل علم بھی اسے حرام کہتے ہیں جو اس کے مخالف محفل سماع ہو" انتہی.

دیکھیں: اغاثۃ اللھفان من مصائد
الشیطان (257/1).

اور مستقل فتوی کمیٹی کے فتاوی جات
میں درج ہے:

"فی نفسہ عورت کی آواز کا پردہ
نہیں، اس کا سننا حرام نہیں، لیکن حرام اس وقت ہو گی جب اس کی آواز میں نرمی اور لہک ہو، تو خاوند کے علاوہ یہ آواز باقی سب پر حرام ہے، اس طریقہ پر وہ صرف اپنے خاوند سے بات کر سکتی ہے، باقی مردوں کے لیے اس کا سننا جائز نہیں؛ کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

{اے نبی کی بیویو تم عام عورتوں کی طرح نہیں، اگر تم اللہ کا تقوی اختیار کرو تو اپنی کلام میں نرم لہجہ اختیار مت کرو، تو جس کے دل میں روگ ہے وہ طمع کریگا، باہ قاعدہ اور اصول کے مطابق اچھی بات کرو} الاحزاب (32). انتہی

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث
العلمیۃ والافتاء (202/17).

اور اگر فضائی چینلوں پر ان نظموں
اور ترانوں کی ضرورت باقی رہی تو اس کے لیے نوجوان لڑکیوں کی آواز میں نظموں اور
ترانوں کی بجائے چھوٹی بچوں کی آواز میں نشر کر کے اس سے مستغنی ہوا جا سکتا ہے، وہ
بچے آپس میں بیٹھ کر ایک دوسرے کے سامنے نظمیں پڑھیں، تو ان کی خوبصورت آواز لے لی
جائے جو عورتوں کے ترانوں اور نظموں کے قائم مقام ہونگے، تو اس طرح مقصد بھی حاصل
ہو جائیگا، اور ان شاء اللہ ممانعت بھی ختم ہو جائیگی.

اور خلاصہ یہ ہوا کہ :

نوجوان اور بالغ لڑکی کا تین شروط کے
ساتھ بچوں کے لیے نظمیں اور ترانے پڑھنے میں کوئی حرج نہیں :

1– یہ کہ گائے گئے کلمات اور ترانے
مباح اور جائز کلمات پر مشتمل ہوں، اور اس میں خیر و بھلائی کی باتیں ہوں.

2– اس میں کسی بھی قسم کی موسیقی
اور آلات ساز استعمال نہ کیے گئے ہوں.

3– اور یہ غیر محرم مردوں کی
موجودگی میں نہ ہو، اور نہ ہی انہیں فضائی چینل وغیرہ کے ذریعہ سر عام سب کے لیے نشر
کیا جائے.

بلوغت کی حد اور عمر کے متعلق تفصیل
معلوم کرنے کے لیے آپ سوال نمبر (21246
) اور (70425) کے جواب کا مطالعہ
کریں.

واللہ اعلم.